

Registered L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۲۵) مطبوعہ ۱۷ جون ۱۹۰۴ء بروز جمعہ جلد (۳۲)

گلدستۂ اخبار

جاپانیوں کو تیلن وان میں کانیں کھودتے وقت دو ڈوبے ہوئے روسی جہاز ملے جن میں سے ایک بویرن خیال کیا جاتا ہے ۞ **جاپانی دھاوا**۔ جنرل کروپٹکن رپوٹ دیتے ہیں کہ جاپانی دستے نے فینگ ہینگ چینگ کے شمال کیطرف تینسی پر حملہ کیا۔ روسی دشمن کو بڑھتا ہوا دیکھکر فینگ ہینگ چینگ کیجانب ہو لئے۔ روسیوں کے سو آدمی مجروح ہوئے اور کچھ مارے بھی گئے ۞ **چیفو کے** پناہ گزین بتلاتے ہیں کہ پورٹ آرتھر کے گرداگرد پندرہ پندرہ فٹ گہری خندقیں کھودی ہوئی ہیں اور بھاری بھاری توپیں بر محل رکھی ہوئی ہیں کہ بر ضرورت کام آویں ۞ **انگلش ریڈ کراس سوسائٹی**:۔ انجمن انگلیشیہ ریڈ کراس نے روسی بیماروں اور مجروحین کی امداد کے لئے ۔۔۔۔ ۲ پونڈ بھیجے ہیں ۞ **مسٹر لیٹر کی وفات**:۔ خبر ہے کہ لیڈی کرزن صاحبہ کے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا ہے اسیوجہ سے جناب لارڈ کرزن صاحب بہادر انڈین سول سروس کے کھانے پر حاضر نہ ہو سکے ۞ **جنرل منینگ** سوتھمپٹن میں بحالت بیماری پہنچے اور اترتے ہی لندن روانہ ہوگئے ۞ **سکرٹری آف سٹیٹ** نے پنجاب پولیس کے لئے ایکسپرٹ کا مہیا کیا جانا منظور کر لیا ہے ۞ **مدراس میں** کاغذات امتحان کا چرانے والا ہائی کورٹ کے سشن سپرد ہیں مقدمہ سنگین خیال کیا جاتا ہے ۞ **خبر ہے** کہ کوہ ڈلہوزی پر ایک نیا گرجا تعمیر کیا جاویگا تاکہ فوجی آدمی پہاڑ پر عبادت خدا میں شریک ہونے سے محروم نہ رہ جائیں ۞ **جاپانی غوطہ خوروں** کے ذریعے سرنگوں کا پتہ لگا رہے ہیں ۞ **تجویز ہے** کہ برٹش فوج پہاڑوں پر زیادہ رہا کرے بارکوں کے تعمیر کا سلسلہ پیش ہے ۞ **راجہ صاحب چمبہ** نے سرکار کی تبت پر چڑھائی کے لئے بیس ٹٹوں کے دینے کا وعدہ کیا ہے ۞ **اٹلی میں** ایک شخص نے ایسا کپڑا بنایا ہے جسپر گولی اثر نہیں کرتی ہے ۞ **چونکہ اب کے فصل** روئی اچھی ہوئی ہے لہذا مقام نیویارک میں روئی بہت سستی ہو گئی ہے ۞ اوٹاگماٹنڈ سے خبر آئی ہے کہ سر جن سحر کرکی نے اپنے چال چلن پر تحقیقات کے خوف سے گولی مار لی ہے ۞ **تومسک میں** دو سو اٹھائیس جاپانی قیدی داخل ہوئے ہیں جن میں زیادہ تر بحری سپاہی ہیں ۞ **گورنمنٹ امریکہ** دو کروزر جہاز نیوچوانگ کو اسوجہ سے بھیج رہی ہے کہ اگر روسی نیوچوانگ کو خالی کر دیں تو وہ وہاں امریکہ کے اغراض اور فوائد کی محافظت کریں ۞ **بہار** اور بنارس کی افیون کے دو ہزار صندوق کلکتہ میں فروخت ہوئے ہیں جنکی کل قیمت ۵۷۴۶۶۱۶ روپیہ وصول ہوئی ۞ **سینٹ پیٹرزبرگ** میں یہہ خبر ہے کہ کنچاؤ میں روسیوں کی جانب آٹھ سو آدمی مقتول و مجروح ہوئے ۞ **رنگون میں** ایک قیدی نے ایک وارڈر پر چاقو سے حملہ کیا اور بیچارے وارڈر کی آنکھ نکال ڈالی ۞ **ایجنٹ گورنر جنرل** بلوچستان کا دفتر یکم ماہ آیندہ کو کوئٹہ سے مقام زیارت کو منتقل ہوگا ۞ **کابل میں** مشہور ہے کہ امیر صاحب کابل میں ایک میڈیکل افسر بلا استقلال مقرر کرنا چاہتے ہیں ۞ **پشاور** میونسپل کمیٹی نے ہندوستانی رؤسا کے ٹھہرنے کے لئے ایک مکان تیار کرنے کی منظوری دی ہے۔ اور ایک لاکھ روپیہ سے بھی مدد کی ہے ۞ **سمالی لینڈ میں** کرنل سوئن کو خاص اس غرض سے بہت کچھ اختیارات دیئے گئے ہیں کہ وہ ملا تک اسلحہ نہ پہنچنے دے ۞ **سمالی ملا**۔ روم کے روزانہ اخبار ٹریبون سے معلوم ہوتا ہے کہ ملا اب خواستگار امن و امان ہے اور برٹش کی اطاعت قبول کرنے پر موجود ہے ۞ **ایک جرمن** کاریگر نے ایک اس قسم کی گھڑی ایجاد کی ہے جسمیں کنجی لگانے سے جملہ اس کے متعلقہ مختلف گھڑیوں میں خودبخود چابی لگ جایا کریگی اور اسی گھڑی کے رفتار سب کا وقت ایک ہی رہیگی ۞ **روسیوں نے** ایک فرانسیسی غبارہ باز کو ۲۰ ہزار فرانک ماہوار پر نوکر رکھا ہے کہ غبارہ میں اڑکر جاپانی فوج کی کیفیت دریافت کرکے روسی جنرل کو اطلاع دیا کرے ۞ **ویلز میں** ۵۰۸۱۰۰ آدمی ہیں جو انگریزی زبان بالکل نہیں جانتے ہیں ۞ **اٹلی میں** ۔۔۔۔ ۴ آدمی ہیں جو نہ لکھ سکتے ہیں اور نہ پڑھ سکتے ہیں ۞ **یہہ تجربے** ثابت ہو چکا ہے کہ چیچک اور جلی ہوئی جگہ کے نشان ایکس ریز (ایک تجربہ ہے) سے بالکل مٹ جاتے ہیں ۞ **امیر صاحب** کے نئے مکان کی تعمیر کے لئے ہندوستان سے ایک یورپین انجنیر جانیوالا ہے ۞ **افغانستان سے** جو حاجی مکہ کو براستہ روس گئے تھے کہتے ہیں کہ راستہ میں بڑی دقتیں پیش آئیں ۞ **درہ خیبر میں** ملاغوری کی راہ فراخ کیجائیگی یعنی آیندہ سے ۱۶۵ فٹ رکھی جائیگی ۞

۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

ایڈیٹوریل نوٹس

جاپان میں مسیحی

جاپانی محکمہ جہازرانی کا سب سے اعلیٰ افسر ایک جاپانی مسیحی ہے۔ اُس کا نام امیر البحر توگو ہے یہہ شخص پریسبیٹیرین کلیسیا کا ایک ممبر ہے۔ امیر البحر یوریو اور ستراٹا بھی مسیحی ہیں۔ ان دونوں نے اناپولس واقعہ صوبجات متحدہ امریکہ کے دار العلوم جہازرانی میں تعلیم پائی ہے اور جب وہ اس دار العلوم میں تھے تو یہہ دونوں وہاں کے ینگ منس کرسچین ایسوسی ایشن کے ممبر مجلس تھے۔ امیر البحر یوریو کی اہل خانہ ایک بڑی لائق خاتون لیڈی ہیں جنہنے واسار کالج واقعہ امریکہ میں جو وہاں کی عورات کا ایک بڑا مرکزی تعلیمی مدرسہ ہے تعلیم پائی ہے۔ امیر البحر توگو کی بھی شادی ایک جاپانی مسیحی لیڈی سے ہوئی ہے۔

رعایا میں بھی جاپانی لوگ مسیحی کام میں بڑے سرگرم ہیں۔ محکمہ قومی نظم ونسق میں جواب جاپان میں جاری ہے اسکا سب سے بڑا واعظ جاپانی کانگریگیشنل چرچ کا ایک مشہور ومعروف پاسٹر مسٹر ایم۔ کاوا مودی ہے۔ اُس نے اس عہدے سے استعفا دیدیا ہے اور اب وہ مالی اصلاح کی منادی چاروں طرف کرتا پھرتا ہے۔ ایک سنجیدہ طبیعت جاپانی مسیحی کا قول ہے کہ یہاں تک تو ہمنے صرف عرق ریزی کی ہے مگر ابھی ہمنے آنسو اور خون بھی بہانا ہے۔ مگر ہم تو اسمیں بازی بیجائینگے اور یہہ جاپان کا ایک نیا اصطباغ ہوگا تاکہ وہ زیادہ تر بڑی اور مضبوط اور مقدس زندگی بسر کریں۔

جاپانی پارلیمنٹ کا عام انتخاب اپریل کے آخر میں ختم ہوگیا ہے اور اسمیں بھی بڑے بڑے مشہور اور معروف جاپانی مسیحی منتخب ہوئے ہیں۔

اگرچہ جاپان ایک قدیم سلطنت ہے اور اس کا مذہب بدھ ہے تو بھی اُس نے کسی زمانہ میں ایسی ترقی نہیں کی جیسا کہ اب کر رہا ہے اور ایسے تھوڑے عرصہ میں وجہ اسکی یہی ہے کہ جاپان نے مسیحی مذہب کو بڑی سرگرمی سے قبول کیا ہے اور اُنکا سارا دارومدار اسی مذہب پر ہے۔ ایسا ہی ہم انگلستان کی نسبت بھی کہہ سکتے ہیں کہ جبتک انگلستان وحشی اور بت پرست تھا تب تک ترقی کا نام نہ تھا مگر انجیل ہی کی برکت ہے کہ وہ آج چہار دانگ عالم میں مہذب اور موجد اور عالم مشہور ہے۔ دیگر سلطنتیں جو ابھی مسیحی نہیں ہیں اُنکا مقابلہ مسیحی سلطنتوں سے کرو اور اس پر سوچو تو یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ وہ ایسے مہذب اور عالم اور موجد نہیں ہیں جیسے کہ مسیحی سلطنتیں۔

ایک ہندو کا اقرار

بہوہ مراسلات میں ایک ہندو طالب علم کا جس نے بزنس ڈیپارٹمنٹ کے متعلق ٹائپ رائیٹنگ میں کامیاب ہوکر ڈپلوما حاصل کیا ہے (کیونکہ یہاں کرسچین بورڈنگ اسکول کے متعلق ٹائپ رائیٹنگ اور بک کیپنگ وغیرہ کا مدرسہ بھی کھولا گیا ہے جسکو سیکھنا منظور ہو پرنسپل صاحب سے خط وکتابت کرے) شکریہ نامہ درج کرتے ہیں۔ اسمیں ناظرین یہہ الفاظ اُسکی قلم سے نکلا ہوا پائینگے "شکر ہے خداوند یسوع مسیح کا جسنے اپنے بیش بہا خون کو بہاکر گنہگاروں کو رستہ نجات دکھلایا"۔ ان الفاظ کا ایک ہندو کی قلم سے نکلنا کچھ معنے رکھتا ہے۔ اس قسم کے الفاظ اس قسم کے شخص سے نکلنے دو معنوں سے خالی نہیں یا تو محض خوشامد کی نظر سے اُس نے انکو زیر قلم کیا یا اپنے دلی اعتقاد سے خواہ وہ پوشیدہ ہی کیوں نہو۔ شق اول کا تو گمان نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ایک سادہ مزاج ایک نیک طینت طالب علم ہے دوسرے اسکو ڈپلوما مل چکا تھا اور کوئی شخص اُس سے واپس نہیں لے سکتا تھا۔ تیسرے نہ ہی کسی شخص نے اسکو اس امر پر مجبور ہی کیا تھا۔ چوتھے دیگر طلبا نے بھی اس محکمہ سے ڈپلومے اسی وقت حاصل کئے مگر انہوں نے اس قسم کا شکریہ ادا نہیں کیا۔ اور کوئی شخص اسنے ناراض نہیں ہے پس شق دویم اغلب اور یقینی امر ہے کیونکہ وہ مشن اسکول کا طالب علم ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے دل میں مسیحی مذہب کے بیج نے جڑ پکڑ لی ہے۔ مسیحی تعلیم نے گویا اُس کے ضمیر پر ایسا زور ڈالا کہ وہ اس قسم کے کلمات لکھنے اور کہنے پر مجبور ہوگیا وہ سچائی جو انسان کے دل میں نہاں ہوتی ہے کسی نہ کسی وقت۔ شعلہ آتش کی طرح بھبک ہی نکلتی ہے اور اس کے دلکی اندرونی حالت کو منکشف کردیتی ہے۔

سینٹ جانس کالج لاہور

کا سالانہ خط پڑھکر خصوصاً دو باتوں پر ہمیں بڑی خوشی ہوئی یعنی اول یہہ کہ لاہور کے سی یم ایس کی طرف سے مہان سنگھ کے باغ میں ایک انڈسٹریل سکول کھولا گیا ہے اور وہاں مسیحی لڑکوں کو دستکاری کی تعلیم دیجاتی ہے جو دیسی مسیحی کلیسیا کی اچھی ہی بہبودی اور حسب موقعہ سلف سپورٹ ہونیکی تیاری اور اعلیٰ ترین وسیلہ ہے۔ دوسرے یہہ کہ اب نئے انتظام کے رو سے اس مشن میں انتظاماً دیسی اور یورپین مسیحیوں میں کچھ فرق نہ رہیگا کیونکہ میٹو چرچ کونسل اور یورپین کانفرنس دونوں باہم

(بقیہ کیلئے دیکھو صفحہ ۱۱ کالم تیسرا)

مضامین

ستیارتھ پرکاش درپن

(۸۲) سوال

تب اُن بارہ میں سے ایک نے جسکا نام یہودا اسکریوطی تھا سردار کاہنوں کے پاس جاکر کہا جو میں یسوع کو تمہیں پکڑوا دوں تو مجھے کیا دوگے۔ تب اُنہوں نے اُس سے تیس روپیہ کا اقرار کیا (متی ۲۶: ۱۴ و ۱۵) ٭

(محقق) اب عیسیٰ کے سارے معجزات اور ساری خدائی یہاں برظاہر ہوگئی کیونکہ جو اُسکا شاگرد رشید تھا وہ بھی اُس کی صحبت سے پاک نہیں سکا تو بتائیے کہ اوروں کو موت کے بعد کسطرح پاک بنا سکیگا؟

(رہبر) بے ایمانوں کی بے ایمانی سے یہہ ثابت نہیں ہوتا کہ ایمان کچھ چیز ہی نہیں۔ دنیا میں ایک ہی یہودا تو نہیں ہوا۔ بہتیرے ہوئے پنڈت جی نے بھی محض ضد اور حسد سے بائبل کی مخالفت کی اور اُس سے کچھ فایدہ نہ پایا تو اُس سے یہہ نتیجہ نہیں ہوتا کہ بائبل سچی کتاب نہیں ہے۔ انجیل خدا کی قدرت ہے لیکن کن کے لئے؟ ایمان لانے والوں کے لئے (رومیوں ۱: ۱۶) بے ایمانوں کو تو اُس سے کچھ فایدہ نہیں پہنچ سکتا۔ یہی حال یہودا کا تھا۔ اور پنڈت جی اپنی اس دلیل کو پھر دیکھیں کہ ایک یہودا کے بے ایمان رہنے اور پاک نہ بننے کے سبب آپنے مسیح کے معجزات اور خدائی بڑی آسانی سے ٹالنی چاہی مگر کیا باقی گیارہ (اور پھر بارہ) شاگردوں کا مسیح کی صحبت اور قدرت سے پاک بن جانا۔ اپنے شکوک اور خوف اور بے ایمانی سے پاک ہو جانا خداوند یسوع کے معجزوں اور خدائی کو ثابت نہ کر گئے؟ اور اب وہ خداوند اپنے بندوں کو اپنی خدائی کی روح سے اُسی طرح پاک کرتا ہے جس طرح اُس وقت اپنی سنگت سے شاگردوں کو پاک کیا تھا سوائے ایک کے (یوحنا ۱۳: ۱۰) ٭

(۸۳) سوال

اُن کے کھاتے وقت یسوع نے روٹی لی اور برکت مانگ کے توڑی۔ پھر شاگردوں کو دیکر کہا لو کھاؤ یہہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لیکر شکر کیا اور اُنہیں دیکر کہا تم سب اِس میں سے پیو کیونکہ یہہ میرا لہو ہے یعنے نئے عہد کا لہو (متی ۲۶: ۲۶-۲۸) ٭

(محقق) بھلا ایسی بات بجز جاہل یا وحشی کے کوئی بھی شائستہ آدمی کر سکتا ہے۔ کیا کوئی کھانے کی چیز کو گوشت اور پینے کی چیز کو لہو کہہ سکتا ہے؟ عیسیٰ کی اِس بات کو آجکل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں۔ یہہ بات کیسی بری ہے؟ جنہوں نے اپنے پیر کے گوشت اور لہو کو کھانے پینے کی چیزیں فرض کرکے نہ چھوڑا وہ اوروں کا گوشت کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟

(رہبر) جس حال کہ کوئی شخص کھانے پینے کی چیز کو اپنا گوشت اور پینے کی چیز کو اپنا لہو نہیں کہتا۔ نہ ایسا رواج ہے اور نہ ایسا کہہ دینا کوئی حقیقت ہے تو جائے غور ہے کہ خداوند عیسیٰ نے یہہ بات خلاف معمول کہی اور ایسے کہنے اور مقرر کرنے میں اُس کا کوئی خاص مطلب اور غیر معمولی غرض تھی۔ ایسی بات نہ وحشی آدمیوں اور نہ شائستہ آدمیوں میں ہوئی تو مسیح نے کیوں مقرر کیا؟ مقام پیش کردہ آپ ہی اُس طرز اور غرض کو ثابت کرتا ہے۔ نادیلوں اور بناوٹی اعتراضوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ اُس سے ظاہر ہے کہ روٹی اور مے اُس کھانے میں کھانے کے لئے مقرر کئے گئے۔ وہ روٹی اور مے کس چیز کی علامت قرار دیئے؟ مسیح کے بدن کے جو صلیب پر توڑا گیا اور اُس کے لہو کے جو صلیب پر بہایا گیا۔ وہ چیزیں بدن اور لہو کے لئے علامتیں کیوں مقرر کی گئیں؟ اِس لئے تاکہ مسیح کی صلیبی موت کی یادگاری کیا کریں (لوقا ۲۲: ۱۹ و ۲۰)۔ مگر اُس کی موت کی یادگاری کیوں کی جائے؟ اِس لئے کہ وہ بدن اور لہو تمہارے واسطے توڑا اور بہایا جاتا ہے (ایضاً)۔ غرضیکہ اِس عظیم اور مفید واقعہ کی یادگار قائم رکھنے کے لئے یہہ خاص طور کی ضیافت مقرر ہوئی۔ کھانے کی چیزیں تو یہی روٹی اور مے ہیں لیکن یہہ یادگاریں خداوند کے بدن اور لہو کی ہیں اور ایسا کرنا ہمارے ایمان کا ظہور ہے کہ ہمنے ایمان سے مسیح کے بدن اور لہو کے کفارہ کو اپنے لئے قبول کر لیا ہے اور اپنے ایمان کو اِس کھانے سے جتلاتے رہتے ہیں کہ خداوند یسوع ہمارے لئے مُوا تھا۔ پس اِس میں انسانی جہالت یا شائستگی کی کوئی بات نہیں ہے۔ یہہ ایک یگانہ واقعہ کے لئے ایک نرالہ عہد بیعت ہے ٭

مگر یہہ بھی یاد رہے کہ خداوند کے سارے کاموں میں سے سب سے بڑا کام اور سب سے ضروری اور مفید کام بلکہ اُس کی زندگی کا اصل کام

نوٹ ٭ شاگردوں نے اپنے خداوند کے حقیقی بدن اور لہو کو نہیں کھا لیا تھا جیسا پنڈت جی کی بکواس ہے لیکن صاف ظاہر ہے کہ جب خداوند نے روٹی اُن کے ہاتھ میں دی اور کہا کہ یہہ میرا بدن ہے تو اُس وقت وہ روٹی مسیح کے گوشت کا ٹکڑا نہیں بن گئی تھی بلکہ وہ صحیح و سالم اُن کے درمیان بیٹھا ہوا اُن کو حکم دے رہا تھا۔ لہذا روٹی اور مے بدن اور لہو کے لئے علامتیں مقرر کی گئیں۔ تاکہ اِس طور سے اُس کے بندے اُس کی کفارہ دینے والی موت کو اپنے لئے یاد رکھا کریں ٭

یہی تھا اگرچہ بہتیروں کے لئے اپنی جان فدیہ میں دلوے دیتی ہے: ۲۸) اِس لئے اُس نے اپنے کسی اور کام یا کلام کی نہیں لیکن اپنی موت کی یادگاری مقرر کی ۔

نیستی سے ہستی کی تعلیم میں ملخولت بیجا

ابھی تھوڑے ایام گذرے کہ دیانندی صاحبان کا مقام روپڑ ایک دینی جلسہ فراہم ہوا جسمیں ایک مسلم دیانندی صاحب بی۔ اے۔ شریک جلسہ تھا اور آپ کی زیارت کی غرض سے پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب بھی جلسہ مذکور میں تشریف لے گئے اور ایک مسیحی کو جلسہ میں حاضر پاکر بھلا ہمارے دیانندی صاحبان کیوں صبر کر سکتے تھے بے صبر و اختیار ہوکر پادری صاحب موصوف سے پل گئے اور پکار ئے دیانندی صاحب نے نیستی سے ہستی کی تعلیم پر خوب بڑھ بڑھکر حملے کئے جنکو ہمارے پادری صاحب خوب رو کتے رہے۔ جب تو مرید صاحب نے غلبہ کی صورت نہ دیکھی تو آپ نے ایک اور پہلو اختیار کیا۔ وہ خدا کے علم مطلق کا تھا۔ آپ نے پادری صاحب سے پوچھا کہ ایشور عالم ہے کہ نہیں؟ جواب ملا کہ ہاں عالم ہے۔ پھر سوال ہوا کہ وہ ہمیشہ سے عالم ہے کہ نہیں؟ جواب ملا کہ ہمیشہ سے ہے۔ تب آپ نے فرمایا کہ اگر جیو اور مادے سے ایشور نے دنیا نہیں پیدا کی بلکہ نیستی سے ہست کی ہے تو اِس دنیا سے پیشتر ایشور کو جو عالم مانتے ہو تو اُس کا علم کیا تھا اور معلوم کیا؟ کیونکہ تمہارے یقین کے موافق اس دنیا کے وجود میں آنے سے پیشتر نیستی تھی تو خدا کاہیکا عالم تھا۔ اور اُس کا علم کیا تھا۔ اور معلوم کیا؟ پس اس محمدی منطق اور فلسفہ کی بنیاد پر آپ نے یہہ نتیجہ نکالا کہ خدا نے ضرور مادے اور جیو کی ازلی موجودگی پر دنیا کو ہست کیا ہے ؛

ناظرین پر مخفی نہ رہے کہ ہمارے مخاطب نے جو کچھہ فرضی دلیل سے ظاہر کیا ہے اُسکا جواب آپکو خود دینا پڑیگا اور حق سے تجاوز کرنے کے نتائج ہمارے سائل کے گلے کا ہار ہونگے۔ لو ہم بفضل خدا آپ کے نئے فلسفہ کے فیصلے ناظرین حق کے روبرو پیش کئے بغیر باز رہنا چاہتے ہیں۔ اور آپ کی تلاش حق کی خواہش کو رد کنا بھی نہیں چاہتے۔ لہذا آپ انصاف سے غور فرمائیں ؛

۱- آپ نے سوال مذکور سے فرضی نتائج نکال کر ہمارے اصول کے موافق حق سے خلاف کیا ہے۔ ہمارا اصول ہستی کی نسبت یہہ ہے کہ جس حالت میں دیدنی عالم کی محض نیستی انسانی علم میں کمال ثبوت کو پہنچ جاتی ہے اُسی نیستی کی حالت سے خدا نے دنیا کو ہست کیا ہے۔ نور افشاں مطبوعہ ۶ و ۱۳ مارچ ۱۹۰۴ء میں "نیستی سے ہستی" کے مضمون کا ملاحظہ فرمایا جاوے۔ پھر ہمارے مخاطب نے انسانی علم میں نیستی کی حالت سے متجاوز ہوکر اور پھر خود نیستی کے دائرے میں ہوکر علم الٰہی کی بنا پر جیو اور مادے کی ازلیت کا نشان دینا چاہا ہے۔ جس کے لئے آپ پشیمان ہونگے ؛

۲- اِس کے سوا ہمارے نئے پنڈت جی نے عالم۔ علم۔ معلوم ایشوری کی بحث شروع کرتے ہوئے اپنے مسلمہ مذہب کے خلاف کیا ہے۔ آپ کا مذہب یہہ ہے کہ یہہ سارا عالم پیدائش سے پہلے پرلے میں تاریکی سے گھرا ہوا تھا اور پرلے کے آغاز کے بعد بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔ اُسوقت نہ کسی کے جاننے نہ دلیل سے سمجھہ میں آنے اور نہ ظاہری علامتوں سے تمیز نہ حواس کے ذریعہ ماننے کے قابل تھا لیکن زمانہ حال میں جانا جاتا ہے۔ ستیارتھ۔ صفحہ ۲۷۰ کو بھاشیہ بھومکا اردو صفحہ ۵۷ کا ملاحظہ فرمائیں ؛

اب پیشتر اِس سے کہ ہم عالم۔ علم۔ معلوم کی دلیل پر عمل جراحت شروع کریں آپ فرمائیں اور یا آپ کے گرو صاحب بتلائیں کہ پرلے کی حالت ایشوری علم کے موافق مانتے ہو؟ یا کہ انسانی علم میں پرلے یا نیستی کی حالت تسلیم کرتے ہو جونسا بہتر پہلو ہو اختیار کرلو۔ اور پھر ہم آپ کو انشاء اللہ عالم۔ علم۔ معلوم کے معنے بتلائینگے ؛

اگر آپ کو پرلے یا نیستی کی حالت ایشوری علم میں منظور ہو۔ تو اقتباس مذکور کے معنے یہہ ہوئے کہ یہہ سارا عالم نیستی کی حالت میں ایشوری علم میں تاریکی سے گھرا ہوا تھا۔ اور پرلے یا نیستی کے آغاز میں بھی ایشوری علم میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ اُسوقت یہہ عالم نہ تو ایشور کے جاننے اور نہ ایشور کے دلیل سے سمجھنے اور نہ ایشور سے ظاہری علامتوں سے تمیز ہونے اور نہ ایشوری حواسوں کے ذریعہ جاننے کے قابل تھا۔ ایشور صرف اِس عالم کو حال کی صورت سے جانتا ہے۔ پس اگر آپ کو یہہ معنے پسند ہوں اور آپ اور آپ کے نئے ہم مذہب انہیں تسلیم کرتے ہوں۔ تو آپ کے ایشور کے علم میں عالم کی نیستی ثابت ہے۔ آپ تو تاکتے رہینگے اور پھر آپ کو عالم۔ علم۔ معلوم کی گردان پر کیوں ضد ہے۔ اور آپ کو جیو۔ اور مادے کی ازلیت سے کیوں اسقدر اُنس ہے؟ کیا اس لئے کہ آپ نئے مرید ہیں؟ اِن معنے سے آپکو فوراً ویدک دھرم سے توبہ لازم ہے۔ کیونکہ اسباب عالم (ما سوا ذات باری) کی نفی ثابت ہے ؛

شاید آپکو نیا تعصب اور غیرت یہہ معنے قبول نہ کرنے دیوے بلکہ آپ اور تمام دیانندی صاحبان دوسرے معانی قبول کرنیکو تیار ہوں یہہ جانکر کہ دوسرے معنے سے جیو اور مادے کی



ازلیت ثابت ہو جائیگی ہم اس پر بھی خوش ہیں - ہمنے فرض کیا کہ آپ دوسرے معنی کو تسلیم کرتے نہیں ؟

(پادری غلام مسیح از انبالہ شہر)

ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ مئی سنہ ۱۹۰۷ء پر ایک سرسری نظر

(سلسلہ کے لئے دیکھو ایڈیٹوریل نوٹس ۱۰ جون کے پرچہ میں) مگر یاد رہے کہ یہ تو گناہ کی تعریف نہیں ہے زہر تو اُس کا ایک وصفی نام ہے جیسے اور بھی وصفی نام اُس کے پائے جاتے ہیں مثلاً "گناہ مرض" ہے اور "مرض دکھ" ہے - مگر ان سے تو گناہ کی تعریف یعنی اُس کی ماہیت معلوم نہیں ہوتی - انجیل میں گناہ کی تعریف یوں بیان ہوئی ہے "کہ ہر ایک جو گناہ کرتا ہے - سو خلاف شرع کرتا ہے کیونکہ گناہ خلاف شرع ہے" (۱ یوحنا ۳ : ۴) اب اگر ہم اس تعریف کے بموجب اسکی تشریح کریں اور اس کے اجزا کو علیحدہ علیحدہ کرکے دیکھیں تو واضح و لائح ہو جائیگا کہ گناہ کسکو کہتے ہیں اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی منکشف ہو جائیگا کہ گناہ کا علاج بلحاظ اُن اجزا کے کیا ہے - (الف) وہ شخص جو گناہ کرتا ہے مجرم ہے (دیکھو احبار ۴ : ۳ پیدائش ۲۰ : ۹ خروج ۲۲ : ۹) یعنی منصف کا کسی گنہگار کو اس گناہ کا مرتکب اور قابل سزا ٹھہرانا یا قرار دینا (ب) گناہ کے خیال میں سزا کا خیال بھی ملفوف ہے (رومی ۲ : ۹) "ہر ایک آدمی کی جان جو برائی کرتا ہے رنج اور عذاب میں پڑیگی" (ج) نجاست (احبار ۲۲ : ۹) "اس لئے وے میری شرع کی حفاظت کریں تا نہ ہووے کہ وے اس کی بابت گنہگار ہوں اور اس سبب کہ انہوں نے اسے نجس کیا مر بھی جاویں" یہاں خدا کی نافرمانی میں جرم اور نجاست اور سزا بالبداہت پائی جاتی ہیں " - پس اے عزیزو چاہئے کہ ہم اپنے تئیں ساری جسمانی اور روحانی نجاست سے پاک کریں" (۲ قرنتی ۷ : ۱) - پس جناب ایڈیٹر صاحب اب آپ غور فرماویں کہ آپکی مذکورہ قربانی میں جرم اور سزا کا کوئی علاج یا اُس کے دفعیہ کا کوئی ایما نہیں پایا جاتا - اور اصل پوچھو تو نجاست کا علاج بھی اس قسم کی قربانی میں نہیں ہے - کیونکہ جب انسان کا دل گناہ سے نجس ہے اور سزا کی تلوار اس کے سر پر جھوم رہی ہے تو کس طرح اُس کے اندر سے اعمال صالح نکلینگے جب اندر نجاست گناہ بھری ہوئی ہے تو کس طرح خدا کی اطاعت اور پرجوش محبت اور محبانہ یاد" اور "خدا کی محبت اور عشق" انسان سے صادر ہو سکتے ہیں ؟ جب انسان درخت کی مانند جسکی مثال آپ نے دی ہے - "زمین سے اکھڑ جائے اور پانی چوسنے کے قابل نہ رہے" تو کیا اُس کے لئے ممکن ہے کہ خود بخود خدا میں لگ جاوے اور وہاں سے تراوت حاصل کرنے لگ پڑے ؟ جس طرح درخت بغیر انسان کے کہ مدد بخت کے خود بخود زمین میں لگ نہیں سکتا اُسی طرح انسان بھی بغیر مسیح کے کفارہ کے خدا میں لگ نہیں سکتا ؎

دوسری بات جو اسجگہ قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ ایڈیٹر صاحب صفحہ ۱۵۷ کے ذیل میں یوں رقمطراز ہیں کہ "یہ ہنسی کی بات ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے سر درد پر رحم کرکے اپنے سر پر پتھر مارے یا دوسرے کے بچانے کے خیال سے خودکشی کرے" ؎

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ فاضل ایڈیٹر اصطلاحات ہمدردی اور خودکشی سے ناواقف ہے اور اس سئے وہ مسیح کے کفارہ کو مذکورہ بالا الفاظ سے منسوب کرتا ہے - پس ہم چاہتے ہیں کہ تبلادیں کہ اصل ہمدردی اور خودکشی کیا ہے ؟ اور کہ مسیح نے وہ اصل ہمدردی انسان کے ساتھ کی اور کہ وہ ہمدردی خودکشی ہرگز نہیں ہو سکتی ؎

(۱) ہمدردی کے معنی ہیں دوسرے کی فیلینگس (ادراک یا حس) میں داخل ہونا اور انکا ایسا عمل کرنا گویا کہ وہ ہماری ہی فیلینگس ہیں یعنی یہہ وہ استعداد یا طبیعت ہے جس سے انسان دوسروں کی فیلینگس کو اپنے اوپر لیتا ہے اور انکی راحت اور رنج کے لئے جیتا ہے اور اُن راحت اور رنج کے متحرک قویٰ کے ماتحت ہوکر عوضانہ طور پر عمل کرتا ہے - (دیکھو الگزنڈر بین صاحب کی منٹل سائیس صفحہ ۲۷۷ وغیرہ) ؎

اور لفظ ہمدردی کے لغوی معنی بھی یہی ہیں یعنی کسی کے درد میں شریک ہونا - اصل پوچھو تو انسان کسی کے درد میں واجب طور پر شریک ہو ہی نہیں سکتا - وہ تو صرف زبان سے شکیبائی اور تسلی کے الفاظ نکال کر اس کے دکھ یا سکھ کی نسبت اپنے خیال ظاہر کر سکتا ہے اس سے اس کا دکھ نہ تو کم ہو سکتا ہے اور نہ سکھ دوبالا ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ انسان روپے پیسے سے اس کی مدد کرے مگر دکھ تو دکھی کو اسی طرح لگا رہتا ہے اور کسی کی ہمدردی سے کم تو نہیں ہو جاتا - غرض کہ انسان دوسرے کی فیلینگس میں شریک ہو کر اُس کے فیلینگس کو کم نہیں کر سکتا اور نہ ہی انکی فیلینگس کو اپنے اوپر لے سکتا اور انکی راحت و رنج کے لئے حقیقت میں جی سکتا اور نہ ہی اُن رنج و الم کی متحرک قویٰ کے ماتحت ہو کر عوضانہ طور پر عمل کر سکتا ہے - صرف خداوند مسیح ہی نے اُسکو ان الفاظ کے کما حقہٗ معنی میں بلکہ ایسے لاثانی طور پر پورا کیا ہے کہ اس نے ہماری ماندگیاں اپنے اوپر لیں اور ہمارے گناہوں کے سبب سے اسکو مار پڑی درد کی وہ فیلینگس جو ہمارے اندر

کام کرتی تھی ہم میں سے نکل کر خداوند مسیح میں جا گزین ہوئی اور ہم اُس کے مار کھانے سے چنگے ہوگئے یعنی ہم نہ صرف اس دکھ سے بلکہ اُس دکھ کی فیلینگس سے بری ہوگئے اُسی نے ہمارے عوض میں ہوکر دکھ سہا ؛

(۲) آپ نے جو مثال ہمدردی کی دی ہے کہ "گویا کوئی شخص دوسرے کے سر درد پر رحم کر کے اپنے سر پر پتھر مارے" بالکل بیجا اور غلط ہے۔ آجتک ہمدردی کی ایسی مثال نہ سُنی ہے اور نہ دیکھی ہے اور نہ ہی یہہ قیاس میں آسکتی ہے اور نہ ہی خداوند مسیح نے ایسا کیا۔ اس میں تو یہہ طاقت تھی کہ ہماری فیلینگس کو اپنے اوپر لے لے اور ہمارے عوض ہوکر کام کرے چنانچہ خداوند نے خود فرمایا ہے کہ "ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اس لئے کہ وہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتوں کے لئے فدیہ میں دے" اور کہ "میرا اختیار ہے کہ اپنی جان دیدوں اور اسکو پھر لے لوں یہہ اختیار میں نے اپنے باپ سے پایا"۔ آپکی مثال میں دوسرے کے سر درد پر رحم کر کے اپنے سر پر پتھر مار لینے والے نے اپنے آپکو دکھ دیا مگر اُسکے سر درد کو تو نہ ہٹایا جسکے لئے اُس نے اپنے سر پر پتھر مار لیا بلکہ اس سے بڑھکر ایک تو دکھ میں مبتلا تھا ہی اس کا علاج کرتے ہوئے اپنے آپکو بھی بیمار کر لیا۔ مسیح میں یہہ طاقت تھی کہ جہان کے گناہ اُٹھا لیئے اور گنہگاروں کے لئے ایسا دکھ سہا کہ انکو بھی بچا لیا اور خود بھی دکھ سہکر اُس کے نتیجے سے بہرہ ور ہوا ؛

(۳) جبتک کوئی شخص کسی کے لئے عوضانہ طور پر عمل نہ کرے تب تک ہمدردی ممکن ہی نہیں ہے۔ جبتک ایک شخص کا درد دوسرے پر منتقل نہو تب تک ہمدردی کی غایت پوری ہو ہی نہیں سکتی۔ دنیاوی ہمدردی محض ایک نمونہ ہے اصلی ہمدردی کا اور ایک ناقص نمونہ۔ جیسا کہ دیگر امور بھی اصل باتوں کے نمونے ہیں مگر ناکامل۔ مثلاً دنیاوی عدالت الہٰی عدالت کا نمونہ ہے مگر اس کے برابر ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ اسی طرح دنیاوی ہمدردی بھی ناقص ہمدردی ہے کیونکہ اس کی غایت پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ سکتی۔ مگر مسیح نے جو شریعت کی غایت ہے انسان سے پوری پوری ہمدردی کی ؛

(۴) اس قسم کی ہمدردی میں ہمدرد کی بیعزتی نہیں ہوتی بلکہ عزت اور قدر ہے اس کی حالت "لایق رحم نہیں" بلکہ لائق عزت اور جلال ہے۔ وہ عزت اور جلال ہم مسیحیوں کی طرف سے جبکہ وہ عین ہمدرد ہوا مسیح کو دیجاتی اور ابدالآباد دیجائیگی ہم اسکی ہمدردی کے تہ دل سے شکر گذار ہیں اور رہینگے ؛

(۵) مسیح نے جو اپنی جان گنہگاروں کیلئے دی وہ خودکشی نہیں تھی کیونکہ خودکشی انسان کا اپنے ہی کسی دکھ کے سبب سے اپنے آپ کو اس نیت سے مار ڈالنا ہے کہ وہ اُس دکھ سے رہا ہو جاوے اور بس۔ اور یہہ اس لئے گناہ ہے کہ انسان کا اختیار اپنی جان اور جسم پر ہرگز نہیں ہے وہ تو خدا کے اختیار میں ہے۔ ہم ایڈیٹر صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا مسیح کو اپنے آپ پر اختیار نہ تھا؟ دیکھو یوحنا ۱۰: ۱۷ و ۱۸۔ "باپ مجھے اس لئے پیار کرتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ میں اُسے پھر لوں ...." وغیرہ پس جب اُسکو اختیار تھا کہ اپنی جان دے اور پھر لے لے تو یہہ خودکشی نہ ہوئی ؛ علاوہ ازیں کوئی ایسا دکھ مسیح کو نہ تھا کہ جس سے بیزار ہو کر وہ اپنی جان دیتا یا خودکشی کرتا اور اس دکھ سے آزاد ہو جاتا۔ بھلا اگر کوئی حاکم کسی شخص کو کسی قصور کے سبب سے یا بلا قصور پھانسی دیدے یا تلوار سے قتل کر ڈالے تو کیا اسکو خودکشی کہہ سکتے ہیں؟ مسیح کو تو یہودی سرداروں اور رومی حاکموں نے ملکر صلیب دی تھی۔ وہ یہودیوں کی طرح خود بخود تو مر نہیں گیا تھا اور سرداروں اور حاکموں نے بھی اُسے بلا قصور قتل کر ڈالا تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہے۔ تو کسطرح ہم اسکو خودکشی کہہ سکتے ہیں ؛

(۶) مسیح کا مصلوب ہونا تو ازل سے خدا کے ارادہ میں تھا چنانچہ لکھا ہے "اُسی کو جب خدا کے ٹھہرائے ہوئے ارادے اور علم ازلی سے سونپا گیا تم نے پکڑا اور بیدینوں کے ہاتھ کیلیں گڑوا کر قتل کیا" (اعمال ۲: ۲۳) نیز دانیل نبی نے اُس کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ "باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائیگا پر نہ اپنے لئے" (دانیل ۹: ۲۶) الغرض پرانا عہد نامہ اس قسم کی پیشگوئیوں سے بھرا پڑا ہے۔ اور اس سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح نے خدا کی مرضی اور اُس کے اختیار سے اپنی جان دی۔ تو بھلا آپ بتلادیں یہہ جان دینا کس کے قانون کے برخلاف خودکشی ہوئی خدا تو اسپر راضی تھا اور اُسی نے اُسکو اختیار اور طاقت عطا فرمائی تھی جسکے بارہ میں سینکڑوں شہادتیں پرانے اور نئے عہد نامہ میں موجود ہیں آپ مہربانی سے بائبل لیں اور خود پڑھ لیں مگر ذرا انصاف کی عینک لگا کر۔ ورنہ آپکو بائبل میں کچھ بھی دکھائی نہ دیگا۔ الغرض مسیح کا کفارہ حقیقی ہمدردی تھی نہ کہ "دوسرے کے سر درد پر رحم کر کے اپنے سر پر پتھر مار لینا یا دوسرے کے بچانے کے خیال سے خودکشی کر لینا" ؛

پھر آپنے صفحہ ۱۵۵ پر مسیح کے کفارہ کو لفظ لعنت کی تشریح کر کے باطل کرنیکی کوشش کی ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "لعنت ایک ایسا مفہوم ہے جو شخص ملعون کے دل سے تعلق رکھتا ہے اور کسی شخص کو اُسوقت لعنتی کہا جاتا ہے جبکہ اُس کا دل خدا سے بالکل برگشتہ اور



اور اُس کا دشمن ہوجاتا ہی ۔ ۔ ۔ اور اس بات کو کون نہیں جانتا کہ لعنت قربِ خدا کے مقام سے دور کرنیکو کہتے ہیں"۔

(۱) جناب اڈیٹر صاحب آپنے لفظ لعنت کے مفہوم کو لغات سے تو پیش کر دیا مگر بائبل کے اصطلاح اور معنے سے شاید آپکو آگاہی نہیں - اور شاید آپ یہہ بھی نہیں جانتے کہ ایک لفظ لغت میں کچھ معنی رکھتا ہو مگر اصطلاح میں اس کے کچھ اور معنی ہوسکتے ہیں - ہر ایک فن اور علم کی اصطلاح مختلف ہوا کرتی ہی - پس جب آپ بائبل کی اس اصطلاح پر غور کرتے ہیں کہ مسیح ہمارے لیے لعنتی بنا تو اس کو بائبل ہی کی روشنی میں دیکھیں نہ کہ مسلمان اہل لغت کی روشنی میں - اس صورت سے مسئلہ حل تو نہیں ہوگا بلکہ برعکس اس کے تعصب کی تلوار سے انصاف کا خون ہوجائیگا۔

(۲) اس کے ضمن میں دو باتوں پر ضرور غور کرنا چاہیے اول یہہ کہ مسیح پاک اور بے عیب تھا وہ وہ شخص نہ تھا جس کا دل خدا کی محبت اور اطاعت سے دور جا پڑا اور درحقیقت وہ خدا کا دشمن ہوگیا تھا اور کہ خدا اس سے بیزار اور وہ خدا سے بیزار ہوگیا تھا بلکہ برعکس اس کے صاف ظاہر ہو کہ اس کے دل میں خدا کی محبت اور اطاعت موجود تھی بلکہ بدرجہ اتم چنانچہ اُس نے اپنی والدہ مریم کو کیا جواب دیا کیا تم نے نہ جانا کہ مجھے اپنے باپ کے یہاں رہنا ضرور ہوگا (لوقا ۲: ۴۹) یسوع نے انہیں کہا میرا کھانا یہہ ہو کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی بجا لاؤں اور اُس کا کام پورا کروں (یوحنا ۴: ۳۴) وہ مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمانبردار رہا (فلپیوں ۲: ۸) پس وہ خدا کا دشمن نہ تھا اور نہ ہی خدا اس سے بیزار تھا اور نہ وہ خدا سے بیزار تھا بلکہ خدا اُس سے خوش تھا اور دیکھو آسمان سے ایک آواز یہہ کہتی آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہی جس سے میں خوش ہوں (متی ۳: ۱۷) اور علاوہ اس کے اُس کا دل تین دن تک ہی ہو یا اس سے بھی کم عرصہ بلکہ ایک لمحہ کے لئے بھی خدا سے برگشتہ نہ ہوا تھا اور اسمیں شیطان کے حصہ کا شائبہ تک بھی نہ تھا ورنہ وہ یہہ کہتا کہ پورا ہوا اور کہ اے باپ میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں پس اس سے واضح و لائح ہوتا ہو کہ مسیح اس معنی میں لعنتی نہ تھا کہ جس معنی میں شیطان اور اُس کے مقلدین لعنتی ہیں۔ شیطان اور اس کے مقلدین اپنے ہی گناہ کے سبب سے فی نفسہٖ لعنتی ہیں مگر مسیح ہمارے لئے عوضانہ طور پر شریعت کے فتوے کے نیچے آیا - اسمیں گناہ نہ تھا مگر صرف ہماری خاطر اسنے ہمارے گناہوں کی سزا اٹھائی اور اس رسوائی اور شرمندگی اور دکھ کو سہا جسکو ہمنے سہنا تھا۔ یہہ امر مسیح کی عالی حوصلگی اور کامل محبت اور کامل قدرت کا مشار ہو اور ہماری خوش نصیبی اور فخر کا مالاہے۔

(۳) ہویدا ہو کہ یہودیوں میں صلیب یا پھانسی دینے کا کوئی رواج نہ تھا مگر تمہرا کرنیکا - اور جس متعلم کیطرف اسجگہ اشارہ کیا گیا ہو (استثنا ۲۱: ۲۳) - وہاں پر سنگسار کئے جانیکے بعد درخت پر لٹکانے کا ذکر ہو جس سے مقصود دیگروں کی عبرت اور سزایاب کے خدا کے غضب کے متحمل ہونیکا نشان ہو۔ باقی آئندہ۔

(اڈیٹوریل ڈیپارٹمنٹ)

لکٹنشی کہتا ہو کہ سنیکا نے کہا کہ فلاسفی اور کچھ نہیں ہو مگر زندگی بسر کرنے کا درست طریقہ ہو یا عزت کے ساتھ گذران کرنیکا سائنس (علم) یا عمدہ زندگی بسر کرنیکا فن ہو۔

مُراسَلات

ایک سب انسپکٹر پولیس کا مکاشفہ

خدا فرماتا ہو کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنی روح ہر بشر پر نازل کرونگا اور تمہارے بیٹے اور تمہاری بیٹیاں نبوت کرینگی اور تمہارے جوان رویا اور تمہارے بڈھے خواب دیکھینگے۔ بلکہ میں اپنے بندوں اور اپنی باندیوں پر بھی اُن دنوں میں اپنی روح نازل کرونگا - اور وہ نبوت کرینگی اور میں اوپر آسمان پر عجیب کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤنگا - سورج تاریک اور چاند خون ہوجائیگا - پیشتر اس سے کہ خداوند کا خاص اور جلیل دن آئے اور یہہ ہوگا کہ جو کوئی خداوند سے دعا مانگیگا نجات پائیگا - (یوئیل نبی ۲: ۲۸-۳۲)۔

مانگو تو تمہیں دیا جائیگا - ڈھونڈو تو تم پاؤگے کھٹکھٹاؤ تو تمہارے لئے کھولا جائیگا - کیونکہ جو مانگتا ہو لیتا ہو - اور جو ڈھونڈتا ہو پاتا ہو - اور جو کھٹکھٹاتا ہو اسکے واسطے کھولا جائیگا (وعدہ یقینی خداوند یسوع)۔

یہہ بندہ ہمیدان سابق میں دائرہ اسلام میں ایک ممبر ہونیکا حق رکھتا تھا اور عرصہ دراز تک مذہب حق کی تلاش میں سرگرداں اور امر حق کا جویاں رہا تھا اور اکثر اوقات پادری صاحبان وغیرہ سے بھی بات چیت کرنے کا موقعہ آیا۔

اگرچہ مینے اپنی معلومات سے مذہب مسیحی کو حق مان لیا تھا - مگر تاہم مسیحی مذہب کا بڑا بھاری

مسئلہ تثلیث میری سمجھ میں نہیں آتا تھا اور خاصکر یہی مسئلہ میرے واسطے مسیحی دین قبول کر لینے کے واسطے سد راہ تھا۔ اور میری بڑی بھول تھی کہ میں اس راز کے حل ہونے کے واسطے عقل سے تو کام لیتا تھا مگر یہہ بات میری نظر سے پوشیدہ نہیں کہ میں اس مرحلہ کے طے ہو جانیکے واسطے خداوند کریم سے دعا مانگوں۔ اور بیشک یہہ بہت صحیح بات ہے کہ یہہ مسئلہ تثلیث سخت مشکل تو ہے مگر خلاف عقل نہیں۔ اور مسیحی لوگوں کا یہہ کہنا کہ اس راز کو سمجھانے کے واسطے دنیا میں کوئی نظیر اور مثال نہیں ہو سکتی بہت ہی صحیح ہے ٭

کیونکہ جیسے خدا تعالیٰ بے مثل و بے مانند ہے اُسی طرح سے اُس کے وجود کو سمجھ میں لانیکے واسطے دنیا میں اُسکی کوئی نظیر اور مثال بھی نہیں ہو سکتی ہے اور اگر کوئی مثال دیویں بھی تو نقص رہجاویگا۔ اور فی الحقیقت اس راز کو خداوند کریم خود بھی اپنی روح القدس کے ذریعہ سے مکاشفہ کے طور پر جو لوگ کہ اس راز کو سمجھنے کی درخواست کرتے ہیں سمجھا دیتا ہے اور یہہ بہت درست ہے کہ یہہ خدا کا بھید بدون الٰہی مکاشفہ کے خود بخود عقل میں نہیں آسکتا ہے۔ میں نے یہہ بھی چاہا تھا کہ مسیحی دین کی حقانیت پر کچھ لکھوں۔ مگر چونکہ متقدمین اس باب میں کثرت سے یادگاریں چھوڑ گئے ہیں اور اس روشنی کے زمانہ میں نئی باتوں کی تلاش رہتی ہے۔ میں نے بھی مناسب جانا کہ ناظرین کو سمع خراشی سے محفوظ رکھوں۔ اس لئے میں نے پرانی باتوں کا اعادہ کرنا لاحاصل جانکر ارادہ ملتوی کر دیا۔ میں نے بارگاہ الٰہی میں اس امر کی التجا کی تھی کہ اے باری تعالیٰ تو اپنے اس ادنیٰ اور ناچیز بندہ پر مسئلہ تثلیث اور آسمانی بھیدوں کو آشکارا کر اور محض اپنی رحمت سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے مجھ خاکسار کو روح القدس مرحمت فرما۔ چنانچہ خداوند کریم نے اپنے اُن وعدوں کے موافق کہ جیسے پاک کلام میں مندرج ہیں اور کچھ اشارہ عنوان ہذا میں دکھلایا گیا ہے مجھکو مکاشفہ عطا فرمایا ٭

میں نے خداوند یسوع مسیح کو جسم انسانی میں دیکھا اور خداوند یسوع مسیح نے میرے دونوں ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں سے پکڑے اور میرے دونوں گالوں پر پیار کیا اور مجھکو آسمان پر لیگیا اور جب میں آسمان پر گیا تو اسطرح سے گذر گیا کہ جیسے کاغذ پھٹ جائے یا ابر کو چیر کر کوئی چیز نکل جائے۔ اور پھر آسمان پر مجھکو خود خداوند یسوع مسیح نے ایک کتبہ موٹے حرفوں میں لکھا ہوا دکھلایا کہ جو لکھا یہہ تھا:۔

(یسوع مسیح خدا کا بیٹا)

اور میں خیال کرتا ہوں کہ ایسا میری سمجھ کے موافق ہوا۔ اور میں نے روح القدس کو (آگ کی زبان یا جیسے جلتے ہوئے چراغ کی لو ہووے) دیکھا اور پایا ہے۔ پھر میں نے اس مکاشفہ کو دیکھکر خدا کی حمد و ثنا کی اور اُس کا اظہار کیا اور اشتہار دیا اور جو کہ اب عذر کی گنجائش نہیں رہی لہٰذا معہ خاندان بپتسمہ حاصل کیا۔ اس بات کا اشتہار دینا تھا کہ لوگوں نے بڑی یورش کی اور طرح طرح کی بدگمانیاں کیں اور تکلیف دینے اور رنجیدہ کرنے میں کچھ کمی نہ کی۔ میں خیال کرتا ہوں کہ ناظرین اس امر سے سخت متعجب ہونگے اور اکثر حضرات مضحکہ بھی اڑاوینگے اور کیا عجب ہے کہ نکتہ چینیاں بھی ہوں مگر مجھکو اس بات کی کچھ پروا نہیں۔ میں نے جو کچھ دیکھا ہے اُسکو بلاکم و کاست ظاہر کرتا ہوں۔ میں یہہ نہیں عرض کرتا کہ کوئی صاحب اُسکو تسلیم کریں یا نہ کریں۔ یا خواہ مخواہ میرے کہنے سے مسیحی دین قبول کر لیں۔ اس مکاشفہ الٰہی سے ثابت ہوتا ہے کہ آسمان کی تمام قوتیں خداوند یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں پس ہمیں بھی مناسب ہے کہ ہم بھی زمین پر اُسکو خدا کا بیٹا مانیں ٭

ناظرین یہہ ایک ایسی تازہ شہادت ہے کہ اب عذر کی مطلق گنجائش نہیں۔ پس میں اپنے اسلامی اور ہندو بھائیوں اور نیز دیگر بنی آدم سے بھی بمنت عرض کرتا ہوں کہ اے پیارے دوستو یہہ دنیا چند روزہ ہے خدا کے پاس سبکو چلنا ہے عقبیٰ کی فکر سے غافل نہ رہنا چاہئے۔ خداوند کریم نے اپنے پاک کلام یعنی ہمارے خداوند یسوع مسیح کی معرفت وعدہ فرمایا ہے کہ مانگو تو تمہیں دیا جائیگا۔ اسلئے آپ خداوند کریم سے ہمارے خداوند یسوع مسیح کا وسیلہ درمیان میں لاکر روحانی نعمتیں مانگئے اور مسئلہ تثلیث کے سمجھنے کی درخواست کیجئے۔ یقین واثق ہے کہ خداوند کریم اپنے اس پاک وعدہ کے موافق اس مشکل معاملہ کو آپ پر آسان کر دیگا اور جب یہہ راز سربستہ آپ پر منکشف ہو جاوے تو پھر کسی قسم کا پس و پیش اور بھائی برادری کا خوف یا کوئی حیلہ کام میں نہ لاکر سچی توبہ کر کے مسیح پر ایمان لاکر زندگی کا تاج حاصل کیجئے ٭

پس میں سچی گواہی دیتا ہوں کہ خداوند یسوع مسیح خدا کا بیٹا ہے۔ آمین۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کی عزت و جلال کیواسطے یہہ مختصر سی گواہی بہت ہی بابرکت اور پُر تاثیر و فائدہ مند ثابت ہو اور جب تک کہ زمین و آسمان قائم ہیں یہہ کلام بھی زندہ رہے۔ آمین ٭

خدا کو عالم بالا پر جلال ٭ اور زمین پر آدمیوں سے رضامندی ہووے جلال باپ اور بیٹے اور روح القدس کا ہو۔ جیسا کہ ابتدا میں تھا اسوقت ہے اور ابد تک رہیگا۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح کا فضل اور خدا کی محبت اور روح القدس کی شراکت ہم سبھوں کے ساتھ ہمیشہ ہو۔ آمین ٭ راقم محمد حسین ٭

شکریہ

برموقعہ عطا ہونے ڈپلوما ٹائپ رائیٹنگ بزنیس ڈیپارٹمنٹ لودیانہ

تجھے فضل کرتے نہیں لگتی بار
نہ ہو تجھ سے مایوس امیدوار

لاکھہ لاکھہ شکر ہو۔ اُس پاک پروردگار کا جس نے اپنی قدرت کاملہ سے زمین و آسمان کو قائم کیا ہوا ہو۔ اور اِس ذرہ بے مقدار پتلۂ خاک کو طرح طرح کے اوصاف کے لباس سے ملبوس کیا ہو۔

شکر ہو۔ خداوند یسوع مسیح کا جس نے اپنے بیش بہا خون کو بہاکر گنہگاروں کو راستہ نجات دکھلایا۔ ازاں بعد شکر ہو۔ عالیجناب پادری ای۔ ایم ویری صاحب بہادر ڈی۔ ڈی۔ پرنسپل کرسچن بوائز بورڈنگ سکول لودیانہ کا جنکی عنایت بزرگانہ کوشش بلیغ سے ڈیپارٹمنٹ ہذا کا اجرا ہوا۔

شکر ہو۔ جناب ہیڈ ماسٹر صاحب بہادر کا جو وقتاً فوقتاً میرے حال پر عنایت فرماتے رہے اور دلجوئی کرتے رہے۔

شکر ہو۔ استادِ کامل فرشتہ خصلت کا جنہوں نے کمال مہربانی اور عنایات سے مجھ جیسے ناچیز کند ذہن کو کیسے لائق بنا دیا۔

شکر ہو۔ جناب ماسٹر رادھا کشن صاحب کا جنہوں نے مجھ جیسے غریب کی تنگ حالت کو بھیملکر دکھایا ہو۔ جہاں تک صاحبان مذکورہ بالا کا شکریہ ادا کیا جاوے۔ تھوڑا ہو۔

مجھ جیسے ناچیز سے سوائے شکریہ اور دعا کے کیا ہو سکتا ہو۔

اب میری تہ دل سے یہہ دعا ہو کہ جسطرح پاک پروردگار کی مہربانی سے مجھے کامیابی کی شادمانی ہوئی ہو۔ اُسی طرح میرے دیگر ہم سبق بھائی خوشی و خرمی سے بامراد و مالامال ہوکر اور جملہ مہربانوں کی خوشی حاصل کرنیکے بعد کالج سے جائیں۔

آخر میں پرنسپل صاحب و دیگر ماسٹروں سے دست بستہ عرض ہو۔ کہ اس عرصہ میں جب تک کہ بندہ آپ کے ساتھہ عاطفت میں تعلیم سے بہرہ یاب ہوکر مراد کو پہنچا۔ کوئی خطا یا قصور سرزد ہوا ہو۔ تو بمصداق اس قول کے (از خوردان خطا واز بزرگاں عطا) معاف فرماویں۔ ایک مختصر سی نظم پر اپنے شکریہ کو ختم کرتا ہوں۔

(۱) صفائے زندگانی تو مسیحا
مراد کامرانی تو مسیحا

(۲) تمہارا علم ہو بے حد نایاب
کمال نکتہ دانی تو مسیحا

(۳) درخت خشک کو شاداب کردے
فضائے جاودانی تو مسیحا

(۴) گنہگاروں کو جو لیتا ہو بخشا
ہماری شادمانی تو مسیحا

(۵) ہماری ہو دعا عزوجل سے
ہدایت نیک دانی تو مسیحا

راقم

بکاؤ رام نمبردار شاگرد تلسی رام ٹائپسٹ ساکن ڈھوڈہ ڈاکخانہ ڈھلوں ضلع لودیانہ

اس دنیا میں ہر ایک دن کا خاص کام ہو اور ہر ایک دن چونکہ ازلیت سے طلوع ہوتا ہو ہمیں یہہ سوال پوچھنا رہنا ہو کہ اس سے پیشتر کہ یہہ دن پھر ازلیت اور نیستی میں سے ہو جاوے تم کیا کروگے؟

ای۔ ڈبلیو۔ رابرٹس۔

ریوائیول

یعنے

روح القدس کی قدرت کا خاص ظہور

روح پاک اور ریوائیول لازم و ملزوم ہیں جب ایک کا تذکرہ ہوتا ہو فوراً دوسرا خواہ مخواہ سامنے آجاتا ہو۔ روح القدس کے کاموں کا اظہار ریوائیول میں ہوتا ہو۔ تازگی کے دن روح کے وسیلے سے دکھلائی دیتے ہیں۔ پس جتنے لوگ ہماری کلیسیاؤں میں ریوائیول کے آرزومند و مشتاق ہیں وہ روح القدس کی برکت کے لئے دعا مانگیں کیونکہ ہماری امید اس سے ہی ہو۔

(۱) کلیسیاؤں میں گناہ کی قائیلیت ضروری ہے گناہ کرتے کرتے ہمارے دل سُن ہو جاتے ہیں۔ عقل سے ہم اپنی گنہگاری مان لیتے ہیں لیکن دل میں ہم اپنی گناہ کی آلودگی سے لاپروا رہتے ہیں۔ وہ گناہ جن کے سبب سے خدا کا غضب نافرمانی کے فرزندوں پر نازل ہوتا ہو (افسیوں ۵: ۵-۷) ہم میں پائے جاتے ہیں اور پھر بھی ہم اپنے تئیں نیک اور دیندار تصور کرتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے ساتھہ اپنا مقابلہ کرتے ہیں۔ جو ظاہرا نیک چلن ہو یا جس کے خلاف کوئی کچھ کہہ نہیں سکتا وہ روشنی مغروری کے درجہ تک پہنچ جاتی ہو اِس کا سبب یہہ ہو کہ وہ خدا کے ساتھہ جسکی پاکیزگی انسان کے لئے ایک نمونہ ہو اپنا مقابلہ نہیں کرتا۔

یاد رہے کہ گناہ کی قائلیت روح القدس کا کام اور نیز ریوائیول کا پہلا ثبوت ہو۔ جب یسعیاہ نبی نے خدا کی پاکیزگی کا دیدار پاکے اپنی ناپاکی کو معلوم کیا تب اسکی زندگی میں ایک بڑے ریوائیول کا آغاز ہوا جسکے نتیجے عمر بھر اسمیں قائم و موجود رہے

خدا کا دیدار روح القدس سے ہی جو مسیح کو ہمیں دکھلاتا ہی اور جس نے اسکو دیکھا باپ کو دیکھا ہی جتنے ریوایول آج تک دنیا میں ہوئے خواہ شخصی خواہ جماعتی ان سب کے شروع ہی میں لوگ یا تو اپنے دلوں میں اور اکثر اوقات اپنی زبانوں سے بھی چلانے لگے "ہائے مجھ پر میں گنہگار آدمی ہوں" پس جتنے لوگ ریوایول کے آرزومند اور مشتاق ہیں وہ روح القدس کی برکت کے لئے دعا مانگیں +

(۲) مسیحیوں میں خاص خاص گناہوں پر غلبہ پانا یعنی کیرکٹر کی تبدیلی ضروری ہی +

خداوند مسیح آیا تا کہ گناہ کو نیست و نابود کرے اسپر ایمان لانے کی غرض گناہ پر غلبہ پانا ہی تاہم ہم مسیحی لوگ اکثر اپنے عزیز گناہوں کو کم و بیش اپنے اختیار سے نہیں چھوڑتے ہیں +

ضروری امر ہی کہ ہماری برائیاں جڑ سے اکھیڑی جائیں اور ہمارا مزاج تبدیل کیا جاوے - یہہ تبدیلیاں روح القدس کی قدرت سے ہوتی ہیں - ایک زمانہ تھا کہ شہر نیویارک کے بندرگاہ کے اندر داخل ہونے میں جہازوں کو ایسی تنگ راہ میں جانا پڑتا تھا کہ بڑے جہاز یا تو بالکل داخل ہی نہ ہو سکتے تھے یا بڑے خطرے میں پڑ کے اندر پہنچتے تھے - وہاں پانی کے نیچے جہازی رستے کے دونوں طرف بڑے بڑے پتھر تھے جن پر جہازوں کے ٹکر کھانے اور ڈوب جانے کا اندیشہ تھا - یہاں تک اس میں خطرہ و دقت تھی کہ لوگوں نے اس مقام کا نام جہنم کا دروازہ رکھ دیا تھا - آخرش اس راستہ کو درست و محفوظ کرنیکے لئے انتظام کیا گیا - خوب فاصلہ پر کر بارود کے ذریعے اندر ہی اندر سرنگ لگانا شروع کیا اور برسوں بعد ان پتھروں کے نیچے تک وہ سرنگ پہنچی اور اسمیں بارود وغیرہ سب سامان تیار ہوا تب آگ لگائی گئی اور بارود کے زور سے ان پتھروں کے نیچے بھونچال کی سی حرکت ہوئی اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر اڑ گئے اور بندرگاہ تک تری کا ایسا راستہ تیار کیا گیا جسمیں بڑے بڑے جہاز اب بہ آسانی آجا سکتے ہیں - ہم مسیحیوں میں اکثر ایسی عادتیں پائی جاتی ہیں جن کا رخ جہنم کیطرف ہوتا ہی - وہ کبھی ایسی پختہ ہو جاتی ہیں کہ ان سے چھوٹنا ناممکن سا معلوم ہوتا ہی - لیکن یہہ ناممکن نہیں - ریوائولوں میں کیرکٹر کی تبدیلی ہوتی ہی - دیکھا گیا ہی کہ ایسے وقتوں میں لوگوں کے درمیان کامیابی کے آثار نظر آتے ہیں بلکہ بعض بڑی خوشی سے فتحمندی کی گواہی دیتے ہیں - انکی پرانی عادتیں چھوٹ جاتی ہیں عزیز گناہوں کا زور کافور ہو جاتا ہی اور لو بھانیوالی کمزوریاں جڑ سے اکھڑ جاتی ہیں - لیکن یاد رہے کہ یہہ روح القدس کا خاص کام ہی - وہ ہماری برائیوں کو جڑ سے اکھیڑنے اور مزاج کو بدلنے میں بارود کا سا کام کرتی ہی جب تک اُس کی قدرت کام نکرے تب تک ہم سے وہ باتیں جنکا رخ جہنم کی طرف ہی دور نہ ہونگی - پس جتنے ریوایول کے آرزومند و مشتاق ہیں روح القدس کے لئے دعا مانگیں +

(۳) مسیحیوں میں مالک کی خدمت میں سرگرمی اور قدرت کا ہونا ضروری ہی +

خداوند مسیح اپنے شاگردوں سے اپنا کام کرواتا اور اپنی بادشاہت کی اشاعت کرواتا ہی - بغیر کسی شاگرد کے اثر کے کوئی شخص مسیحی نہیں ہوتا - جھولے کے مارے ہوئے کو چار دوستوں نے مسیح کے پاس پہنچایا - ہر روز ہر جگہ اس قسم کا کام نہایت ضروری ہی - ہمارے گھروں اور مدرسوں اور شہروں میں بہت ہیں جو مسیح کو نہیں جانتے - جو کام فیلبوس اور نتنیل کے وسیلے ہوا سو ہمیں کرنا چاہئے یعنی لوگوں سے یہہ کہنا "آ اور دیکھ" لیکن مسیحیوں میں اکثر ایک عجیب لاپروائی پائی جاتی ہے

(باقی آئندہ)

کرسچین اینڈیور

ہندوستان مسیح کا ہوتا جاتا ہی -

جون ۲۰ - دنیا مسیح کی میراث ہی زبور ۲: ۱-۱۲
" ۲۱ - ابراہیم سے وعدہ کیا گیا پیدائش ۱۲: ۱-۵
" ۲۲ - مسیح کے وسیلہ سے یسعیاہ ۴۲: ۱-۵
" ۲۳ - سب کا بلاوا - یسعیاہ ۵۵: ۱-۵
" ۲۴ - مسیح کی دعوت لوقا ۱۴: ۱۶-۲۴
" ۲۵ - بشارت انجیل کی ابتدا اعمال ۲۲: ۱۵-۱۶ و ۲۱
" ۲۶ - مضمون ہندوستان کے مسیحی ہو جانے کے کیا نشان ہیں؟ زبور ۲۲: ۲۲-۳۱ +

ہر ممبر غور کرکے بتائے کہ اُس کے تجربہ میں مسیحی مذہب کے ہندو مسلمانوں پر اثر کرنے کے کیا ثبوت ہیں - پنجاب میں گذشتہ دس سال میں دیسی مسیحیوں کی تعداد قریباً دگنی ہوگئی ہی - اور کل ہندوستان میں اُن دیسی مسیحیوں کی تعداد کی جو پروٹسٹنٹ کہلاتے ہیں گذشتہ دس سال میں چونسٹھ فی صدی ترقی ہوئی - اور بھی خیال کرو کہ مشن سکولوں اور شفاخانوں اور منادوں اور زنانوں میں کام کرنے والیوں اور دیگر دیسی مسیحیوں کا کتنا اور کیا ہندوستان پر اثر پڑ گیا ہی غیر مسیحیوں کے خیالوں میں کیا کیا فرق آگئے ہیں - مسیح کی موت کی خوشخبری کہاں تک پھیل گئی ہی - یہہ بھی سوچو کہ مسیح کے کتنے پوشیدہ شاگرد ہو گئے - کسی نے کہا ہی کہ مسلمانوں کی قبروں میں سے بہت سے مسیحی جی اُٹھینگے - یہہ بات ہندوؤں کے بارے میں بھی سچ ہی - ہر ممبر اپنے علاقہ کی بابت بیان کرے کہ جہاں تک اُس نے

خود دیکھا ہی مسیحی مذہب نے کیا ترقی کی ہی؟

ضروری سوال۔ کیا میں اس تاریک ملک میں نور کی مانند چمکتا ہوں؟ میری زندگی کا غیر مسیحیوں پر کتنا اثر پڑا ہی؟

دیہاتی کرسچن اینڈیور۔ حصہ سوم تصنیف پادری سکاٹ صاحب۔ بعض سوسائٹیوں میں یہہ ایک کمزوری کا باعث ہی کہ ساری کارروائی تھوڑے ممبروں سے چلائی جاتی ہی۔ اور باقی ممبر سوا حاضر ہونے کے اور کسی کام میں مدد نہیں دیتے۔ کرسچن اینڈیور کی یہہ خاصیت ہی کہ اسکی میٹنگ کے لئے ہر ایک ممبر ذمہ دار ہی اور سوسائٹی کی بہبودی اس پر منحصر ہی کہ ہر ایک اُس کی کارروائی میں کچھ نہ کچھ حصہ لے۔ اگر کسی گاؤں میں کوئی ہو جو کہ میٹنگ میں کوئی حصہ لے نہیں سکتا تو میرے خیال میں وہ ابتک ممبر بننے کے لائق نہیں ہی۔ شاید وہ کلام پڑھ نہیں سکتا لیکن کوئی نہ کوئی آیت سیکھکر اُسکو سنا سکیگا۔ اسی طرح اگر وہ دعا کا مطلب جانتا ہو تو کوئی نہ کوئی عرض پیش کر سکیگا؛

پہلے پہل گاؤں کے اُستاد کو ضرورت ہوگی کہ میٹنگ کی کارروائی آپ چلائے مگر اُسے ایسی طرز سے چلانا چاہئے کہ باقی سب ممبروں سے کچھ مدد لی جائے۔ مثلاً ایک کو وہ دعا مانگنے کے لئے کہے اور اسکی مدد کیواسطے کوئی خاص مضمون دے جیسا کہ اُن کے لئے دعا مانگو جو کہ آج غیر حاضر ہیں۔ یا دعا مانگو کہ اسی ہفتہ میں ہم کسی نہ کسی کو مسیح کے پاس لے آئیں کسی دوسرے سے وہ مقرری سبق پر کوئی سوال پوچھے یا کسی معاملے کے بارہ میں کوئی صلاح طلب کرے جسکا کوئی جواب ضرور دینا ہوگا اس طرح جو ڈر اور شرمساری پہلے ہوئی ہی وہ جاتی رہیگی اور سوسائٹی کے

ممبر حصہ لینے کے عادی ہو جاینگے۔ باقی آیندہ

ولیم سکاٹ۔ اڈیسکہ

کل خط و کتابت پادری ٹی۔ گریہم بیلی ذریعہ یاد سے کرنی چاہئے؛

کلہ وقعات اور رائیں

بونی میم صاحبہ۔ دنیا بھر میں اس وقت سب سے چھوٹے قد کی میم صاحبہ کا نام بی بی چکوٹا ہی۔ یہہ ایک جرمن خاندان سے ہی لیکن پیدائش خاص امریکہ کی ہی اس کے والدین کی ۶ اولادین ہیں اور یہہ میم صاحبہ ان سب میں بڑی ہیں۔ آپکا قد فقط ۲ فٹ ۶ انچہ ہی عمر ۲۳ برس کی ہی لیکن قد کی لمبائی وہی ۲½ فٹ ہی۔ جرمن۔ فرانس اور انگریزی زبانیں آپ بخوبی جانتی ہیں؛

آسٹریا میں ایک موجد نے خود بخود روشن ہو جانیوالے سگار اور سگرٹ ایجاد کئے ہیں۔ جنکے سرے ایک کیمیائے مرکب میں ڈبوئے گئے ہیں اور جن کو کسی چیز پر رگڑنے سے فوراً آگ لگ جاتی ہی؛

جنرل بیڈن پاول کے چھوٹے بھائی نے ایک کشتی بنائی ہی جو پانی پر بھی تیرتی ہی اور ہوا میں بھی پرندوں کی طرح اُڑتی ہی اس کشتی کے پر لگائے گئے ہیں جو کل کے ذریعے سے پرندوں کے بازوؤں کی طرح کام دیتے ہیں یہہ کشتی ۶ گز لمبی اور ۲۵ سیر وزنی ہی۔ موجد کی رائے ہی کہ اسمیں کئی آدمی بیٹھکر آسانی سے سفر کر سکتے ہیں؛

میوار کیطرف پیداوار عمدہ ہوئی ہی۔ اسوقت لوگ ان کے کھیت بو رہے ہیں لیکن بوجہ قلت مویشیان ذرا اندیشہ ہی؛

(بقیہ ایڈیٹوریل نوٹس)

مل جاوینگی۔ اور دیسی اور انگریزی ہر دو مسیحی اور خادمان دین ملکر کلیسیائی انتظام میں تجاویز اور رائے زنی کرینگے یہہ ایک بڑی بھاری دیوار جدائی کی تھی مگر شکر ہی کہ اب اس انتظام سے یہہ دیوار ڈھائی جاویگی۔ ہم دیسی کلیسیاؤں کے لئے مبارک مبارک باد دیتے ہیں اور یورپین مشنری صاحبان کی الوالعزمی اور عالی حوصلگی کی داد دیتے ہیں کاشکہ تمام کلیسیاؤں میں ایسا ہی ہو؛

وفات حسرت آیات

ہم بڑے افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ الہ آباد پریسبیٹیرین مشن کے بڑے مشہور پادری۔ جے جے۔ کیلب صاحب جو کٹرا کی کلیسیا میں بڑے نامی گرامی تھے اس دارالفنا سے رحلت کرکے دارالبقا میں اپنے آسمانی باپ کی گود میں جا بسے ہیں۔ اُنکے کئی ایک بیٹے اب موجود ہیں جو مختلف پیشیوں پر ممتاز ہیں۔ خدا ان کے پسماندوں کو صبر جمیل عطا فرمادے؛

طاعون میں سچی ہمدردی کی ایک ورمثال

ڈاکٹر آئی۔ این۔ براؤن صاحب بھاگلپور سے رقمطراز ہیں کہ جس وقت بھاگلپور میں طاعون ہوا تو مسیحیوں نے غیر اقوام کی بڑی مدد کی اور طاعون کے بیماروں کی بیمار پرسی اور اُن کے درمیان نرسنگ کا کام کرتے رہے ڈاکٹر صاحب مذکور اور ڈاکٹر مکلوڈ صاحب نے اس میں بڑی سرگرمی کی۔ مگر محمدیوں نے اسوقت بڑی ہی نفرت ظاہر کی۔ وہ کسی کے ماتم پرسی میں شریک نہوئے بلکہ اپنے اپنے گھر بھی چھوڑکر بھاگ گئے۔ اور اپنی ہی قوم کے مُردے بھی نہ اُٹھائے۔ واہ محمدیوں کی

ضرورت

۱ ۲

ایجنٹوں کی جو سیالکوٹ - بٹالہ میں بڑی و چمڑے کا کام کرنا چاہتے ہوں ضرورت ہے - عیسائیوں کو ترجیح دیجائیگی - تنخواہ معقول ہوگی - نیز سب ایجنٹ درکار ہیں جو ضلع گجرات کے مختلف گاؤں میں کام کریں تنخواہ شرائط اور دیگر حالات کے لئے مجھ مشتہر سے خط و کتابت ہونی چاہئے ۔

المشتہر ایجنٹ جی - بریگیڈ گجرات پنجاب ۔

ضرورت

۱ ۴

ایک استاد کی ضرورت ہے جو اپر پرائمری تک تعلیم انگریزی - اردو اور ہندی میں دے سکے - درخواست کنندہ اپنی سندوں کی نقل اور تنخواہ جو لینا چاہتا ہو درخواست میں درج کرے - درخواست کنندہ کم از کم مڈل پاس ہووے - پادری - بی - بی - پول چھجاوہ کوٹہ ۔

ضرورت

۱ ۳

ایک ہیڈ ماسٹر بی - اے - یا جونیر ورنیکولر ایف اے سنگوہی مشن اسکول کے لئے اور ایک سیکنڈ ماسٹر جونیر ورنیکولر یا ایف - اے جہلم مشن اسکول کے لئے درکار ہے - مسیحی کو ترجیح دیجاویگی درخواستیں و نقل اسناد منیجر صاحب مشن اسکول جہلم کے پاس آنی چاہئے ۔

ضرورت

۲ ۲

ایک عیسائی استاد شادی شدہ کی ضرورت ہے جو اردو ہندی زبانوں سے واقف ہو درخواست کنندہ ذیل کے پتہ پر معہ نقول سندات درخواست کرنی چاہئے ۔

المشتہر

مس ایم - ایل - ہیرس خورجہ یوپی

پتہ حال - ایج ہل لنڈور منصوری

عیسائی تھیروں کی ضرورت

چونکہ میں نے مقام راولپنڈی متصل لال کُرتی بازار اپنا بھٹہ کھولا ہے سلمان تھیرے جمعہ کے روز کام بند کر دیتے ہیں چونکہ میں عیسائی ہوں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ بجائے جمعہ کے اتوار کو کام بند ہوا کرے نیز عیسائی بھائیوں کو فائدہ پہنچے اور بیکار نہ بیٹھیں - جو کوئی عیسائی بھائی عمدہ اینٹ بالو کی بنا سکتا ہو اور راولپنڈی آکر کام کرنا چاہے تو میرے ساتھ بذریعہ خط و کتابت معرفت کسی مشنری صاحب کے جو اُس کو جانتا ہو فیصلہ کر لیوے ۔

المشتہر

مستری - ایم - نور احمد - یوسف پور راولپنڈی

پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے - تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس فنڈ نے تقریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا ہے اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعے سے تقریباً بیالیس ہزار روپیہ بطور پونجی رکھا ہوا ہے - کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور سے بیمہ نہیں دیتا - اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے مینجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ۔

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں - ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ۔

المشتہر

پادری والٹر - جے - کلارک مینجنگ ڈائرکٹر سہارنپور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ لعہ

قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک ۔ للعہ ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
چوتھائی کالم	۱۲	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ؎
پورا کالم	صہ	عہ؎	رعہ
پورا صفحہ	صہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ہر لیکن ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں ۔

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ

معہ محصول عہ

قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

پادری ای - ایم - ویری صاحب ڈی - ڈی اڈیٹر و منیجر نورافشان کیواسطے مشن پریس لودیانہ میں - ایم داکلی کے اہتمام سے چھپا